www.emarsiya.com

تیرھواں مرثیہ

کربلا میں جو شہِ دیں کے خیام آ پہنچے

(۱)

کربلا میں جو شہِ دیں کے خیام آ پہنچے　　اور حرم شاہ کے خیمے میں تمام آ پہنچے
پڑ گیا غل کہ مدینے سے امامؑ آ پہنچے　　شہدا اپنی شہادت کے مقام آ پہنچے
چہرے کٹ جائیں گے سب تیغوں سے جلّادوں کی
کل قضا دیکھے گی فہرست نبیؑ زادوں کی

(۲)

چرخ سے آئی تھی ہاتف کی ندا یہ تنہا　　طبلق اس فوج کا ہو جائے گا درہم برہم
جائزہ دیوے گا اک ایک بمیدانِ ستم　　تن سے ہو جائے گا سر صاحبِ دفتر کا قلم
حق نے بخشی ملک الموت کو دیوانی ہے
کل محمدؐ کے رسالے کی نظرثانی ہے

(۳)

یہ صدا سن کے نہ زینبؑ کے رہے ہوش بجا　　دل لگا خوف سے چھاتی میں دھڑکنے اس کا
ظہر کی کر کے نماز اتنے میں شبیرؑ ادا　　سو گئے ماندگی سے تکیوں پہ سر رکھ کے ذرا
بیٹھ کر سبطِ پیمبرؐ کے سرہانے زینبؑ
چپکے چپکے لگی رومال ہلانے زینبؑ

www.emarsiya.com

شاہؑ کے گیسوؤں پر گرد تھی اس بن کی پڑی　　نہ اتارے تھے سلاح اور نہ کمر کھولی تھی
موزے پاؤں میں تھے اور سر پہ تھا عمّامہ بھی　　دیکھ کر بھائی کی صورت کو بہن رونے لگی

ٹپکے آنسو کئی پیشانی پہ جب سرورؑ کی
کھل گئی آنکھ یکایک خلفِ حیدرؑ کی

(۵)

لگے فرمانے کہ دیکھا ہے عجب خواب ابھی　　آئے تھے پاس مرے نانا نبیؐ ، بابا علیؑ
بھائی شبّرؑ بھی تھے اور فاطمہؑ مادر بھی مری　　مجھ کو چھاتی سے لگا کر یہی کہتے تھے سبھی

تن سے کٹ جائے گا سر تیرا اے پیارے شبّرؑ
جلد تو آئے گا اب پاس ہمارے شبّرؑ

(۶)

یہ خبر سنتے ہی زینبؑ لگی کرنے فریاد　　بولے شہؑ رو رو کے اتنا نہ کرو شور زیاد
سن کے یہ شور و فغاں اہلِ ستم ہوں گے شاد　　رنج پہنچے ہمیں جتنا بھی ہے ان کی مراد

جب نہ ہوں گا میں منہ آنسوؤں سے دھولینا
جتنا جی چاہے گا لاشے پہ مرے رو لینا

(۷)

شاہؑ زینبؑ سے یہ فرماتے تھے بادیدۂ تر　　سامنے خیمے کے جو شام کا آیا لشکر
پوچھا یہ اکبرؑ و عباسؑ نے آگے بڑھ کر　　کیا ارادہ ہے تمہارا چلے آتے ہو کدھر

ہم کہاں جاتے ہیں اتنا تمہیں وسواس نہیں
حیف ناموس پیمبرؐ کا تمہیں پاس نہیں

www.emarsiya.com

عمرِ سعد نے ان سے کہا حضرت سے کہو یا تو بیعت کرو یا جنگ کا اقرار کرو
دونوں باتوں میں جو مرضی ہو وہ ہم سے کہہ دو کہا عبّاسؑ نے میں جاتا ہوں باگیں روکو
ہوگا وہ خاطرِ شبیرؑ میں جو کچھ ہو گا
وہ ہی فرمائیں گے تقدیر میں جو کچھ ہو گا

(۹)

آئے عبّاسؑ جو باہر سے تو حضرتؑ نے کہا کہو اے بھائی ارادہ ہے مکّاروں کا کیا
عرض کی اس نے کہ یوں کہتے ہیں وہ اہلِ جفا حکم حاکم ہے یہ پہنچا کہ پسر حیدرؑ کا
کرے بیعت تو اسے ساتھ ادھر لے آؤ
جنگ کا قصد ہو تو کاٹ کے سر لے آؤ

(۱۰)

شاہؑ بولے انہیں دو جا کے یہ میرا پیغام یہ نہ ہووے گا کہ بیعت کرے فاسق کی امام
ایک شب کی ہمیں مہلت دو کہ نزدیک ہے شام بندگی حق کی کریں ساتھ لے اصحاب تمام
جانتا ہوں کہ یہ فوج آئی اسی خاطر ہے
صبح میدان میں یہ تشنہ دہن حاضر ہے

(۱۱)

کہا عبّاسؑ نے اعدا سے کہ اے قومِ جہول مہلت اک شب کی طلب کرتا ہے فرزندِ رسولؐ
عمرِ سعد لگا کہنے نہیں ہم کو قبول سر کو ہنوڑا لیا عبّاسؑ نے تب ہو کے ملول
کہا عبّاسؑ سے اکبرؑ نے نہ بھلائیے آپ
فوج پر اپنی یہ پھولے ہیں چلے آئیے آپ

www.emarsiya.com

(۱۲)

فوج نے سعد کے بیٹے سے کہا برہم ہو — مانگے کافر کوئی مہلت تو اسے مہلت دو
کیا قیامت ہے محمدؐ کا نواسہ جو ہو — حیف ملتی نہیں اک رات کی مہلت اس کو
پسر سعد نے پہچان کے مرضی سب کی
کی ندا جاؤ دی شبیرؑ کو مہلت شب کی

(۱۳)

عرض عباسؑ نے کی آ کے یہ پیش امام — شہؑ نے فرمایا کرو متصل استادہ خیام
کھینچ دو ایک جگہ کر کے طنابیں بھی تمام — تا کسی راہ سے در آ نہ سکے لشکرِ شام
رات بھر کچھ نہ عبادت کے سوا کام کرو
صبح ہوتے ہی لڑائی کا سر انجام کرو

(۱۴)

کہہ کے یہ خیمے میں اپنے گیا فرزندِ رسولؐ — رات بھر وردِ وظائف میں رہے سب مشغول
چپکے سب بی بیاں روتی رہیں غمگین و ملول — صبح کا پڑھ کے دوگانہ وہ دل و جان بتولؑ
بولا لشکر کہو تیار ہمارا ہوئے
فوج میدانِ شہادت میں صف آرا ہوئے

(۱۵)

سن کے یہ فوج نے باندھا کمرِ ہمت کو — ہو کے آراستہ مجرا کیا آ حضرت کو
دیکھ کر شان کو ہر ایک کی اور شوکت کو — شاہ دیکھا کئے اکبرؑ کی بہت صورت کو
ہو بہو شکل جو نانا کی نظر آتی تھی
خود بخود دیکھ کے چھاتی اسے پھٹ جاتی تھی

www.emarsiya.com

جس گھڑی کرتے تھے عباسؑ کی صورت پہ نگاہ　　دل سے بیساختہ اس وقت نکلتی تھی آہ
کہتے تھے بھائی کی کیا شان ہے اللہ اللہ　　جنگ کرتے تھے اسی سج سے پدر شیرِ الٰہ
ان کی صورت پہ بھلا آئے نہ کیوں پیار مجھے
حق نے بخشا ہے عجب سج کا علمدار مجھے

(۱۷)

دیکھ قاسمؑ کو یہ کہتے تھے شہ تشنہ دہن　　ہائے جیتے نہ ہوئے آج کے دن بھائی حسنؑ
پہنے ہے بیاہ کی پوشاک کو بہ شکلِ کفن　　سر جھکائے ہوئے یاں روتی ہے گھونگھٹ میں دلہن
کسی دولہہ سے سوا اس کے یہ ہو سکتا ہے
کس شجاعت سے کھڑا رن کی طرف تکتا ہے

(۱۸)

دیکھ کر بھانجوں کو کہتے تھے بادیدۂ تر　　کس سلیقے سے یہ باندھے ہوئے ہیں تیغ و سپر
کیا بھلے لگتے ہیں چھوٹے سے عمامے سر پر　　زلفیں سنبل سی ہیں رخسار ہیں رشکِ گلِ تر
دم بدم دیکھتے ہیں کھنچ کے شمشیروں کو
کس قدر جنگ کا ارمان ہے ان شیروں کو

(۱۹)

آئے مسلمؑ کے جو بیٹوں کے نظر گل سے جمال　　یاد کر رونے لگے مسلمؑ مظلوم کا حال
چاند سی صورتیں شانوں پہ پڑے زلفوں کے بال　　ہونٹ گلبرگ سے رخسار بھویں مثلِ ہلال
قصد یہ دل میں کہ عمّو اگر اقرار کریں
پہلے میدان میں جا کر ہمیں تلوار کریں

www.emarsiya.com

سب کو جب دیکھ چکے شاہؑ بچشمِ پرآب　　کہا خیمے میں چلو اہلِ حرم ہیں بیتاب
ملو ہر ایک سے کہ میداں میں ہے پھر آنا شتاب　　اپنے خیمے میں تو زینبؑ یہ لگی کرنے خطاب

کیا کھلے پھول محمدؐ کے ہیں گلدستے کے
چلے جس راہ سے قربان میں اس رستے کے

(۲۱)

ماں نے قاسمؑ کی لیا چھاتی لگا قاسمؑ کو　　بانوؑ لینے لگی اکبرؑ کی بلائیں رو رو
زوجہ عباسؑ کی عباسؑ کے صدقے ہو ہو　　کہتی تھی سائیں پہ لوگو مجھے قربان کرو

بیٹے زینبؑ کے کھڑے تکتے تھے مادر کی طرف
اور وہ دیکھتی تھی اپنے برادر کی طرف

(۲۲)

شاہؑ نے زوجۂ مسلم کو کہا سمجھا کر　　قتل بھابی ہوا کوفے میں تمہارا شوہر
اور دو بیٹے بھی مارے گئے ہمراہِ پدر　　ان کو سمجھاؤ تمہارے جو یہ باقی ہیں پسر

روکتا ہوں انہیں لیکن یہ نہیں رکتے ہیں
پہلے مارے ہمیں جاویں گے یہی کہتے ہیں

(۲۳)

وہ لگی کہنے کہ راضی ہوئی میں ان سے کمال　　دودھ بھی بخشا کہ بیٹوں نے کیا مجھ کو نہال
سن کے یہ رونے لگا فاطمہ زہراؑ کا لال　　آخرش رو رو حرم سے کیا رخصت کا سوال

آسماں زینبؑ دلگیر پہ ٹوٹا غم کا
خیمۂ شاہ میں اک شور اٹھا ماتم کا

www.emarsiya.com

چاہا حضرت نے کہ لوں چھاتی سے زینبؑ کو لگا　　یک بیک خاک پہ غش کھا کے گری وہ دکھیا
دیکھ صورت کو بہن کی گئے سرورؑ گھبرا　　رو رو کہتے تھے ذرا ہوش میں آؤ بہنا
متصل پلکوں سے بھی اشک ٹپکتے جاتے
ڈھونڈا پانی کو کہاں تھا جو چھڑکتے لا کے

(۲۵)

شاہ جو رونے لگے ہوش میں آئی زینبؑ　　بولی آہستہ نہیں جینے کی بھائی زینب
سہ چکی باپ کی مادر کی جدائی زینبؑ　　لٹتی اب دیکھے گی ماں کی یہ کمائی زینبؑ
غم پہ غم کھاتی رہے خونِ جگر پیتی رہے
تم سا بھائی نہ ہو زینبؑ سی بہن جیتی رہے

(۲۶)

بولے شبیرؑ تمہیں صبر و رضا لازم ہے　　بھائی کے واسطے مر جاؤ یہ کیا لازم ہے
بنتِ زہراؑ ہو تمہیں یادِ خدا لازم ہے　　حق میں بھائی کی تمہیں کرنی دعا لازم ہے
جس گھڑی سجدۂ خالق میں جھکائے گردن
صبر اور شکر سے شبیرؑ کٹائے گردن

(۲۷)

رو رو چپ ہو رہی زینبؑ تو گئے عابدؑ پاس　　دیکھا تپ کی ہے یہ شدت کہ نہیں ہوش و حواس
کہا بانو نے کہ اس کے نہیں جینے کی آس　　شاہؑ کہنے لگے ہرگز نہ کرو کچھ وسواس
بیووں کا قافلہ سالار اسے ہونا ہے
اس کو غم میں مرے چالیس برس رونا ہے

www.emarsiya.com

(۲۸)

غش میں عابدؑ نے سنی جس گھڑی بابا کی صدا　　چاہا تعظیم کرے اٹھ کے ولے ہو نہ سکا
ہاتھ سہلا کے لیا شاہ نے چھاتی سے لگا　　کہا ہم جاتے ہیں بیٹا تمہیں حق کو سونپا
لوٹنے اہلِ ستم آویں گے ہشیار رہو
باپ کے گھر سے مری جان خبر دار رہو

(۲۹)

کہا عابدؑ نے لئے جاتے ہو سب کو یا شاہ　　حکم ہووے تو یہ رنجور بھی ہووے ہمراہ
یوں کہا شاہ نے تب کھینچ کے سینے سے آہ　　قصد تم مت کرو جانے کا سوئے قربانگاہ
مرنے تم جاؤ گے تو قید میں جاوے گا کون
سر کٹاؤ گے تو گردن کو بندھاوے گا کون

(۳۰)

رو کے عابدؑ نے کہا گر ہے یہ مرضی بابا　　..... آگے جو کچھ حق کی رضا
ہاتھ اٹھا کیجیئے لیکن یہ مرے حق میں دعا　　صبر اللہ کرے عابدِ بیکس کو عطا
سامنا جس گھڑی ہو اہلِ جفا سے میرا
پاؤں ہرگز نہ ڈگے راہِ رضا سے میرا

(۳۱)

طوق پہنائیں تو خوش ہو کے جھکاؤں گردن　　لائیں زنجیر تو لوں پاؤں میں زنجیر پہن
دستبردار نہ ہوں باندھیں جو ہاتھوں میں رسن　　دم نہ ماروں میں جو کوڑا بھی اٹھاویں دشمن
آج تپ سے مجھے طاقت نہیں گو ہلنے کی
پر خدا کانٹوں پہ ہمت دے مجھے چلنے کی

www.emarsiya.com

(۳۲)

باپ سے رو رو کے سجادؑ یہ کرتا تھا بیاں　　جو چلے خیمے سے میداں کو شہ تشنہ لباں
بی بیاں رو رو کے کرنے لگیں فریاد و فغاں　　آگے سب فوج کے عباسؑ بڑھے لے کے نشاں
لگی میداں میں پہنچتے ہی لڑائی ہونے
بھائی کے رو برو ٹکڑے لگے بھائی ہونے

(۳۳)

لشکرِ شام کی تعداد کروں کیا اظہار　　لاکھ تن کوئی تو لکھتا ہے کوئی تیس ہزار
اور تھا شاہ کے یہ مجمع لشکر کا شمار　　کہ پیادہ یہاں چالیس تھے اکتیس سوار
گرچہ ادھر بھی بہادر تھا بڑا ایک سے ایک
اس پہ بھی ان سے نکل کر نہ لڑا ایک سے ایک

(۳۴)

یاں سے جو جاتا تھا گھوڑے کو ادھر چمکا کر　　ٹوٹ پڑتے تھے ہزاروں ہی ستمگر اس پر
وہ بھی دکھلاتا گیا تیغ کے اپنی جوہر　　ایک حملے میں کئی جاتے تھے سر تن سے اتر
زخمی ہو کر جو ستمگاروں میں گھر جاتا تھا
پر یہ لڑتا تھا کہ رخ فوج کا پھر جاتا تھا

(۳۵)

اک طرف تن سے قلم ہو گیا سر قاسمؑ کا　　ہاتھ عباسؑ کے یک سو ہوئے شانوں سے جدا
یک طرف چھاتی میں نیزہ علی اکبرؑ کی لگا　　نہ رہا فوج میں باقی علی اصغرؑ کے سوا
خویش و فرزند تپتے تھے پڑے میداں میں
ملتے تھے شہ کفِ افسوس کھڑے میداں میں

www.emarsiya.com

(۳۶)

شہ کو زینبؑ نے پکارا ادھر آؤ بھائی　　حال اصغرؑ کا لعینوں کو دکھاؤ بھائی
دے کوئی تجھ ہی کو پانی تو پلاؤ بھائی　　پیاس اس چھوٹے مسافر کی بجھاؤ بھائی

.....　　رہا　　جاتا　　ہے

تشنہ لب پانی سے محروم رہا جاتا ہے

(۳۷)

رن میں خیمے سے جو اس بچے کو لائے شبیرؑ　　اس کو دکھلا کے ستمگاروں سے کی یہ تقریر
میں گنہگار ہوں بچہ ہے مرا بے تقصیر　　سنتے ہی ایک کماندار نے مارا اک تیر

تیر کے لگتے ہی بچے میں ذرا دم نہ رہا
شاہؑ کہنے لگے باقی کوئی اب غم نہ رہا

(۳۸)

لاش اصغرؑ کی شہیدوں میں لٹائی جس دم　　کھینچ تلوار وہیں ٹوٹ پڑے اہل ستم
جسم مجروح ہوا شاہؑ کا سر تا بقدم　　ڈگمگانے لگے گھوڑے پہ یہ طاقت ہوئی کم

غش سے سنبھلا نہ گیا خانۂ زیں کے اوپر
قبلہ رو گر پڑے یکبار زمیں کے اوپر

(۳۹)

دل سے کہنے لگے اس منزل فانی سے چلے　　بندگی حق کی بھی کر لیجئے چلتے چلتے
سجدہ کرنے لگا جو خاک پہ ماتھا دھر کے　　ایک سر کے لئے ملعون کئی آنے لگے

جلد گردن پہ چھری شمر لعیں نے دھر دی
شہ بیکس کے سر و تن میں جدائی کر دی

www.emarsiya.com

شادیانے جو بجے فوجِ ستم میں یکبار غل پڑا قتل ہوا شیرِ خدا کا دلدار
رو اٹھے خیمے میں ناموسِ نبیؐ دھاڑیں مار آگے ہے طاقتِ تحریر نہ تابِ گفتار
خوف مت کیجیو ہنگامۂ محشر سے خلیقؔ
کام واں بھی ہے تجھے احمدؐ و حیدرؑ سے خلیقؔ